

مولانا حافظ محمد عرفان الحق تھانی *

آفتاب رسالت حضرت محمد ﷺ

حکومت و ریاست کی طبع:

مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھتے ہوئے رؤساء قریش نے ایک دفعہ عقبہ بن ربیعہ کو سفیر بنا کر آپ کی خدمت میں بھیجا کہ کسی طرح آفتاب رسالت ﷺ کو اس کام سے روکا جائے۔ عقبہ نے کہا کہ اے میرے بھائی کے بیٹے تمہارا ان باتوں سے کیا مقصد ہے اگر تم مال و دولت کے خواہاں ہو تو ہم سب تمہارے لئے اتنا مال جمع کر دیں کہ بڑے سے بڑا امیر بھی تمہاری ہمسری نہ کر سکے گا اور اگر تم شادی کرنا چاہتے ہو تو جس عورت اور حنفی عورتوں سے چاہو تو ہم شادی کروادیں اور اگر عزت و سرداری مطلوب ہے تو ہم سب آپ کو سردار بنالیں اور اگر حکومت و ریاست چاہتے ہو تو ہم تم کو اپنا بادشاہ بنالیں۔ رسول خدا ﷺ نے قریش کے تمام پیشکشوں کو ٹکراتے ہوئے فرمایا کہ میں تو اللہ کا رسول ہوں کر بھیجا گیا ہوں تاکہ تمہیں حقانیت کی راہ بتلاؤں۔ اور اس کے بعد ہم السجدہ کی آیتیں پڑھ کر سنائیں۔

آپ کی دعوت کسی خاص قوم اور ملک کیلئے نہ تھی بلکہ تمام نوع انسانی کیلئے تھی اور ہے۔ قرآن میں بھی اس کے متعلق آیا ہے کہ **قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمْعِيَا الَّذِي لَهُ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ** (۷)

ترجمہ: اے پیغمبر! کہو اے افراد نسل انسانی میں تم سب کی طرف خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں وہ خدا کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اس کے لئے ہے کوئی معبود نہیں ہے مگر اسی کی ایک ذات وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے پس اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی امی پر جو کہ اللہ اور اس کے کلمات (یعنی اس کے تمام کتابوں) پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کی پیروی کرو تاکہ کامیابی کی راہ تم پر کھل جائے۔

اس آیت مبارکہ سے اسلام کی پوری حقیقت واضح ہو جاتی ہے جس کی دعوت آپ نے دی۔

حق و صداقت کا یہ پیغام جب آپ نے پہنچانا شروع کیا تو قریش کی آتش عداوت ایک دم بھڑک اٹھی اور

ہر سمت جو رستم کا آغاز ہو گیا حالانکہ دعوت کا جو خلاصہ تھا اس میں کون سی چیز ایسی ہے جس پر بگڑنا یا جوش میں آ جانا کسی مدعی شرافت کے لئے کسی بھی اعتبار سے نہ بڑھتا۔ بہر حال تمام لوگ آپ کے جان کے دشمن بن گئے اور چند لوگوں کے سوا کسی نے بھی آپ کی آواز پر لبیک نہ کہا۔

سفر طائف:

اہل مکہ کے شدید مخالفت کے پیش نظر آپ نے طائف کا قصد فرمایا وہاں بڑے بڑے امراء اور اباب اثر و رسوخ رہتے تھے۔ خیال تھا کہ اگر وہ راہ راست پر آجائیں تو دعوت حق کے لئے بہتر صورتیں پیدا ہو جائیں گی یہاں پر عمیر کا خاندان رئیس القباہل تھا جس کے امراء تین بھائی، عبدیلیل، مسعود اور حبیب تھے آپ ان کے پاس گئے اور اسلام کی دعوت دی لیکن بد بختوں نے نہایت تلخ اور نا خوشگوار جواب دیئے ان بد بختوں نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ طائف کے بازار یوں کو ابھار دیا کہ آپ کی ہلٹی اڑائیں شہر کے ادبائش آپ پر ہر طرف سے ٹوٹ پڑے آپ جس طرف تشریف لے جاتے یہ لوگ دورو یہ صفیں بنا کر آپ پر پتھر پھینکتے۔

حتیٰ ما آپ لم یوں تر تہر ہو جاتے۔ یہاں تک کہ آپ کی جوتیاں خون سے بھر گئی۔ آپ سراپا رحمت تھے آپ نے ان کو کوئی بد دعا دینے کے بجائے ہدایت کی دعا فرمائی۔ اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون ترجمہ: یعنی اے اللہ میری قوم کو راہ راست پر لا کیونکہ وہ جانتے نہیں۔

واہ کیا حلم ہے اپنا تو جگر کڑے ہو لیک ایذائے ستم گم کرے روادار نہیں

قریش کی مخالفت اور ایذا رسانیاں:

قریش آپ کی ہر موقع پر زبردست مخالفت کرتے رہے اور چاہا کہ آپ کو اس قدر ستائیں کہ آپ مجبور ہو کر تبلیغ اسلام سے دستبردار ہو جائے یہ لوگ اس مقصد کی خاطر آپ کی راہ میں کانٹے بچھاتے، نماز پڑھتے وقت ہلٹی اڑاتے، سجدے میں آپ کی گردن مبارک پر اوجھری لا کر ڈالتے، گلے میں چادر لپیٹ کر اس زور سے کھینچتے کہ گردن مبارک میں بدھیاں پڑ جاتیں۔ جب مکہ میں آپ کی دعوت کا ظہور ہوا تو قدرتی طور پر دو گروہ پیدا ہو گئے ایک ان لوگوں کا جنہوں نے آپ کی دعوت قبول کی۔ اور ایک آپ کے مخالفین کا آپ پر ایمان لانے والے اصحاب کو بھی قریش نے اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا ان کو دو پہر کے وقت قیمتی دھوپ میں لٹا دیا جاتا اور سینہ پر ایک بھاری پتھر رکھ دیا جاتا کہ جنبش نہ کر سکیں انگاروں پر لٹایا جاتا، درختوں پر لٹکایا جاتا، پیروں میں رسیاں باندھ کر گھسیٹا جاتا اور اس طرح کے ہزار ہا مظالم کئے جاتے جن کی فہرست بہت طویل ہے۔ اس وقت جب کہ دعوت حق کے مقابلے میں ہر طرف سے تلوار کی جھنکاریں سنائی دے رہی تھیں۔

حافظ عالم جل مجدہ نے مسلمانوں کو دارالامان مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا لیکن خود آپ محمد خداوندی کے منتظر رہے اور ان سنگروں کے مظالم کا حقیقی حذف بنے رہے۔ جب نبوت کا تیر ہوا برس شروع ہوا اکثر صحابہ ہجرت کر کے مدینہ پہنچ چکے تھے تو وحی الہی کے ذریعے آپ نے بھی مدینہ کا عزم کیا

منصوبہ قتل

قریش نے دیکھا کہ اب مسلمان مدینہ میں جا کر طاقت پکڑتے جا رہے ہیں اور وہاں پر اسلام پھیلتا جا رہا ہے اس بنا پر انہوں نے دارالندوہ میں جو کہ دارالشوری تھا اجلاس عام کیا کہ اس صورتحال کے تذکرہ کے لئے کیا کیا جائے کفار مکہ نے مختلف قسم کی رائیں پیش کیں کسی نے کہا کہ آپ کے ہاتھ پاؤں میں زنجیریں ڈال کر مکان میں بند کر دیا جائے کسی نے کہا کہ جلاوطن کیا جائے۔ ابوہیل نے کہا کہ ہر قبیلے سے ایک شخص کا انتخاب کیا جائے۔ اور یہ سب ل کرایک مجمع بنا کر آپ پر تلواروں سے حملہ کر کے ختم کر دے اس صورت میں آپ کا خون تمام قاتل میں بٹ جائے گا۔ اور آل ہاشم اکیلے تمام قاتل کا مقابلہ نہ کر سکیں گے اسی اخیر رائے پر اتفاق ہوا۔ اور سب نے آ کر نبی کے گھر کا محاصرہ کیا اور باہر انتظار کرتے رہے کہ آپ گھر سے باہر نکلے اور یہ لوگ آپ کو تلواروں کے زد و کوب سے قتل کر دے۔ قرآن نے اس واقعہ کا ذکر اس طرح محفوظ کر دیا:

وَالَّذِينَ كَفَرُوا الشُّبُوكَ أَوْ يَقْتُلُواكَ أَوْ يَخْرِجُوكَ أَوْ يَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرِينَ۔ (۸)

ترجمہ: اور جب فریب کرتے تھے کافر کہ تجھ کو قید کر دیں یا مار ڈالیں یا نکال دیں اور وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے توڑ میں بہترین اور لطیف تدبیر چلائی۔ آفتاب رسالت ﷺ کو وحی کے ذریعہ بتلا دیا گیا۔ آپ باہر نکلے چاروں طرف کفار تلواریں سونٹے کھڑے تھے آپ نے مٹی کی ایک مٹھی بھری اور شاہت الوجوہ تین دفعہ پڑھ کر ان کی طرف پھینک دی کہ یہ چہرے منحوس و نا کام رہیں۔ خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ وَهُمْ لَا يَبْصُرُونَ۔ (۹)

ترجمہ: اور بنائی ہم نے ان کے آگے دیوار اور پیچھے دیوار پھر اوپر سے ڈھانک دیا سو ان کو کچھ نہیں سوجتا۔ الغرض یہ سب کافر اندھے ہو گئے کہ کسی کی نظر بھی آپ پر نہ پڑی آفتاب رسالت ﷺ باہر تشریف لے آئے کعبہ کو دیکھا اور فرمایا ”مکہ تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے پھر ابو بکر صدیق کو ساتھ لے کر مدینہ النبی کا رخ کیا جس کا نام یثرب تھا۔ کچھ فاصلہ طے کر کے دونوں صاحب جبل ثور میں پوشیدہ ہوئے اور یہاں پر تین دن تک قیام کیا اور کفار مکہ اپنے منصوبہ کے مطابق گھر سے باہر آپ کے نکلنے کے منتظر تھے جب وقت زیادہ گزرا تو یہ لوگ گھر کے اندر چلے گئے دیکھا کہ گھر پر آپ پر موجود ہیں اور حضرت علی ہیں۔ سب کفار مکہ آپ کی

تلاش میں نکل کھڑے ہوئے بعض لوگ آپ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے جبل ثور تک پہنچ گئے آہٹ پا کر ابو بکر صدیقؓ انتہائی غمزدہ ہوئے اور آپؐ سے کہا کہ اب دشمن بہت قریب آ گیا ہے اگر انہیں اپنے قدموں پر نظر پڑ جائے تو ہم دیکھے جائیں گے آپؐ نے ابو بکر صدیقؓ کو تسلی دی اور فرمایا :

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ترجمہ: گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے (۱۰)

اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب پیدا کئے کہ دشمن جو کہ غار کے دھانے تک آپؐ پہنچا تھا کو یقین ہو گیا آپؐ یہاں پر نہ ہوں گے لہذا وہ واپس چلے گئے۔ قرآن کریم نے بھی واقعہ ہجرت کی طرف اشارہ کیا ہے:

الَا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذَا خَرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِثْنِیْنِ اَوْ ثَلَاثِیْنِ اَوْ اَکْثَرَ مِمَّا رَوٰی اللّٰهُ عَنْ رُسُلِہٖ اِنَّ اللّٰهَ سَکِیْنٌ عَلَیْہِ وَاَیْدِہٖ بِجَنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْہَا وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا السَّفَلٰی وَ کَلِمَۃَ اللّٰہِ هِیَ الْعُلَیَّا وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (۱۱)

ترجمہ: اگر تم نہ مدد کروں گے رسول کی تو اس کی مدد کی اللہ نے جس وقت اس کو نکالا تھا کافروں نے کہ وہ دوسرا تھا دو میں کہ جب وہ دونوں تھے۔ غار میں جب وہ کہہ رہا تھا اپنے رفیق سے تو غم نہ کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے اتاری اس پر تسکین اور اس کی مدد کیلئے وہ فوجیں بھیجیں کہ تم نے نہیں دیکھیں اور نیچے ذالی بات کافروں کی اور اللہ کی بات ہمیشہ اوپر ہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

آفتاب رسالت ﷺ غار ثور سے نکل کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے مدینہ میں اسلام آپؐ کے استقبال کے لئے دور دراز سے صفیں بنا پہنچ چکا تھا اکثر لوگ ایمان لا چکے تھے۔

مکہ کے چاند کا طلوع

جب آپؐ مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو راستے میں جاٹا ران اسلام آپؐ کے استقبال کے لئے دور دراز سے صفیں بنا کر کھڑے تھے جوش کا یہ عالم تھا کہ پردہ نشین خواتین چھتوں پر نکل آئیں اور یہ اشعار پڑھنے لگیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوُدَاعِ

وَجِبَ الشَّكَرُ عَلَيْنَا مَا دَعَىٰ لِلّٰهِ دَاعِ

اِيْهَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمَطْعٰغِ (۱۲)

ترجمہ: چاند نکل آیا کوہ وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک دعائے مانگنے والے دعائے مانگے اے اللہ نے تمہیں ہمارے لئے بھیجا تو ایسے احکام لایا جن کی اطاعت فرض ہے۔

جب آپؐ مدینہ پہنچے تو آپؐ سے پہلے ہی صحابہ کی جماعتیں یہاں پر بے سرو سامانی کی حالت میں

عزت کی تھی۔ یہاں کے مقامی مسلمان باشندوں نے (انصار) اپنے مہاجر بھائیوں کی ہر ممکن مدد کی۔ ان لوگوں میں سلام کی دعوت نے محبت والفت اور سازگاری کی وہ روح پھونک دی کہ وہ لوگ جو کہ اسلام سے قبل کینہ و انتقام کے نئے تھے اب ان کا ہر فرد دوسرے کی خاطر سب کچھ قربان کر دینے کیلئے مستعد ہو گیا۔

و اذ کروا ونعمة الله عليكم ان كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته خوانا و كنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها (۱۲)

ترجمہ: اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گھڑے کے کنارے پہنچ چکے تھے۔ تو خدا نے تم کو اس سے بچالیا۔

اس طرح ہر مسلمان قرآن کی آیت کریمہ ویو ثرونا علی انفسهم ولو كان بهم خصاصة (۱۳) (اور مقدم رکھتے ہیں ان کو اپنی جان سے اگر چہ وہ خود بھوکے ہوں) کا روئے زمین پر چلتا پھرتا نمونہ بن گیا۔ انصار اور مہاجرین کے مابین بھائی چارے (مواخات) کا رشتہ قائم ہوا۔ یہاں پر آپؐ نے دوبارہ حق کی دعوت دینا شروع کی۔ یہاں پر دوسری قوموں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی تھے۔ ان سب کو آپؐ نے اسلام کی دعوت دی۔

نئے مخالفین:

یہاں پر بھی ہزاروں لوگ آپؐ کے دشمن بنے۔ آپؐ اور صحابہ گواہیتیں دی گئیں۔ مدنیہ منورہ میں آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آیا کہ مسلمان اپنے اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے کافروں کا مقابلہ کرے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کا ان کو یقین دلایا۔ اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير (۱۵)

ترجمہ: حکم ہوا ان لوگوں کو (ظالموں کے مقابلہ میں تلوار اٹھائیں) جن سے کافر لڑتے ہیں اس واسطے کہ ان پر ظلم ہوا اور اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔

غلبہ حق کے لئے معرکہ آرائیاں:

چنانچہ یہاں آفتاب رسالت ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے دفاع اور حق کے پرچار کی خاطر غیر مسلموں کیساتھ جنگیں کیں جو کہ تاریخ میں بدر واحد و حنین و احزاب و تبوک وغیرہ کے ناموں سے یاد کئے جاتے ہیں۔ قلت تعداد و اسباب کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اور آپؐ کے اصحابؓ کو نصرت و فتح سے نوازا۔ کم

ترجمہ: بارہا تھوڑی جماعت غالب ہوئی ہے بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے۔

ہزاروں جاٹھاروں نے حق و صداقت کے پرچم بلند کرنے کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور آج یہ دنیا والے لا الہ الا اللہ کا بول اپنی زبانوں پر لائے ہیں یہ سب آہ اور آہ کے اصحاب کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ آپؐ کو لوگوں کو ہدایت کی طرف لانے سے عشق تھا قرآن کہتا ہے کہ فلعلک یذبح نفسک علی اثارہم ان لم یؤمنوا بهذا الحدیث اسفا (۱۷)

ترجمہ: پھر شاید تو ان کے پیچھے افسوس سے اپنی جان کو ہلاک کر دے گا۔ اگر یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائے۔ آپؐ نے زندگی کے آخری سانس تک بھنگی ہوئی انسانیت کو راہ حق دکھانے کا کام کیا۔

اسوہ حسنہ: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (۱۸)

آپؐ کی زندگی تمام انسانوں کے لئے اسوہ حسنہ ہے آپؐ کی سیرت جامع تھی آپؐ کے سیرت پر نظر ڈالی جائے نو وہ ہر حیثیت سے مکمل نظر آتی ہے آپؐ کی سیرت کا ہر پہلو روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہے۔ آپؐ کے سیرت پر لکھنے والا ہر محقق رحمان ہوتا ہے کہ آپؐ کی سیرت کے کس پہلو پر لکھا جائے یہ وہ موضوع ہے جہاں جنید و شبلی اور عطار و جامی کی سانسیں رک جاتی ہیں اور جہاں امام رازی اور امام غزالی جیسے بزرگان امت بھی محو حیرت ہو جاتے ہیں۔ آپؐ ایسے جامع سیرت انسان تھے کہ آپؐ کی سیرت پر لکھنے کا حق ادا کرنا کسی بھی انسان کے بس کی بات نہیں۔

دفتر تمام گفت و بیاں سید عمر

مایمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

سیرت نبویؐ کے جس حصہ پر بھی نظر ڈالی جائے وہ ہر اعتبار سے مکمل ہے اور ان تمام صفات و کمالات کا لب لباب یہ ہے کہ صفات قدسیہ سے متصف نبیؐ برحق ایک کامل اور مکمل انسان تھے۔ ہمارے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے کسی چھوٹے سے چھوٹے خطے کو بھی اپنے کسی نہ کسی پیغمبر کی بعثت سے محروم نہ رکھا۔ انبیاء و مرسلین کی صحیح تعداد تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی معلوم نہیں لیکن مشہور یہی ہے کہ ظہور محمدیؐ سے قبل سوا لاکھ سے زیادہ پیغمبران دنیا کے گوشے گوشے میں مبعوث ہوئے۔

محمد رسول اللہ ﷺ سلطان الانبیاء

ہم رسول اللہ ﷺ کو محض جوش عقیدت میں سلطان الانبیاء نہیں کہتے بلکہ یہ حقیقت ہے نا قابل تردید واقعہ ہے کہ دنیا میں کسی نبیؐ کی مرسل کو اس کامیابی کا عشر عشر بھی نصیب نہ ہوا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمائی کسی نبیؐ کے سچے جاننا زوں اور رفیقوں کی تعداد مخصوص تعداد سے زیادہ نہ ہو سکی۔ انتہا یہ ہے کہ بعض نبیوں کے اہل خانہ بھی ان پر ایمان نہ لائے یہ محض عرف و اجہابی کو حاصل ہے کہ ان کے حیات میں بے شمار خوش نصیب ہستیوں

نے آقائے دو جہان کے قدموں پر اپنی جانیں نچھاور کیں آپ کے آخری خطبہ حجۃ الوداع کے وقت بھی لاکھوں پروانے جانشا روی کیلئے تیار تھے اور آج چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی دنیا کے گوشے گوشے میں ایک ارب سے زیادہ انسان محبوب خدا کی غلامی پر ناز کرتے ہیں۔ رنگ و نسل زبان و معاشرت کا جدا جدا ہونے کے باوجود ذات رسول اللہ کی محبت پر متحد ہیں اور ہر مسلمان چاہے کسی ملک سے تعلق رکھتا ہو ناموس رسالت پر کٹ مر جائے کو اپنا ذریعہ نجات سمجھتا ہے۔

تحریف سے محفوظ کتاب:

دنیا میں کسی بھی پیغمبر کی کتاب تحریف سے محفوظ نہ رہی تو رات، زبور، انجیل اور سب صحائف میں تحریف ہو ایہ فخر صرف مسلمانوں کو حاصل ہے کہ چودہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی آفتاب رسالت حضرت محمد ﷺ پر نازل ہونے والی مقدس کتاب قرآن مجید اور شریعت مقدسہ بعینہ اس صورت میں جس صورت میں نازل ہوئے موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لے رکھا ہے۔ (اننا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون) (۱۹)

ترجمہ: ہم نے آپ پر اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم اس کے نگہبان ہے

چونکہ قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے ایک لفظ ایک حرف اور ایک نقطے میں بھی کوئی تبدیلی نہ ہو سکی۔ مذہب عالم کی تاریخ میں ہمارے نبی کی دعوت کسی اساطیری و افسانوی ہستی کی ناکام دعوت نہیں ہے بلکہ ایک ایسے کامل ترین انسان کی دعوت ہے جس کے زندگی کا چھوٹے سے چھوٹا اور معمولی سے معمولی واقعہ بھی تاریخ کے سینے میں محفوظ ہے۔ یہ فخر صرف مسلمانوں کو حاصل ہے کہ ان کے ہادی برحق کا پیغام حق مافوق الفطرت پیغام نہیں جس پر عمل کرنا دشوار ہو۔ بلکہ یہ ایک تاریخ ساز شخصیت اور ایک ایسے گوشت پوست کے بنے انسان کا پیغام ہے جو کہ انسانیت کا بہترین نمونہ ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے کہ

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

ترجمہ: تم لوگوں کیلئے رسول اللہ ﷺ کا نمونہ بہترین موجود ہے۔

ہمارے نبی کی تعلیم اور سیرت ہر زمانے کے لئے قابل عمل اور قابل مثال ثابت ہوئی۔ آپ نے اپنی تعلیم و تبلیغ کے ذریعے سے مختلف عناصر کو اس طرح یکجا کیا کہ ایک بنیان مرموص بن گئی۔ آپ نے مسلمانوں کے مابین اتحاد و تنظیم کا رشتہ منسلک فرمایا۔ مادیت کے اس موجودہ دور میں بھی دنیا کو اسلام کا چیلنج ہے کہ تم ہمارے نبی کو منصب نبوت سے قطع نظر ایک امین کی حیثیت سے ایک عابد اور زاہد کی حیثیت سے ایک آقا کی حیثیت سے ایک دوست کی حیثیت سے ایک کریم اور مخیر کے حیثیت سے ایک سماجی مصلح کی حیثیت سے ایک پیکر مساوات کی حیثیت سے ایک خطیب و مقرر کی حیثیت سے ایک حکمران کی حیثیت سے ایک قانون ساز کی حیثیت سے ایک اقتصادی مفکر کی حیثیت سے

اور سب سے بڑھ کر بنی نوع انسان کے محسن اعظم کی حیثیت سے غرض جس طرح اور جس زاویہ سے چاہوں انسانی ذہن میں بلند ترین معیار پر پرکھو کہ سخت سے سخت امتحان اور کڑی سے کڑی چھان بین کے بعد تمہیں اس بات کا یقین ہو گا کہ مسلمانوں کا نبی درحقیقت ساری دنیا کا اپنی طرز کا ایک ہی اور مکمل ترین انسان ہے جس کا جواب صبح اول سے نہ پیدا ہو سکا اور نہ شام اب تک پیدا ہو سکے گا۔

ندائم کد امین سخن گوئمت
کہ ولاتری زانچہ من گوئمت
تر عز لولاک وتمکین بس است
ثنائے توطہ و ذمّے بس است
چہ و صفت کنند سعدی ناتمام
علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

(حواشی)

- (۱) تاریخ پیدائش کے بارے میں مختلف اقوال ہیں سیرت النبی اور الر حیق المنحوم میں 9 کو اور سیرت المعطفی میں 8 ربیع الاول کو راجح قرار دیا گیا ہے جبکہ عام مشہور قول 12 کا ہے۔ واللہ اعلم
- (۲) اسوہ رسول اکرم ﷺ (حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحی)
- (۳) اسوہ رسول اکرم ﷺ (حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحی) بحوالہ مدارج النبوة
- (۴) سورۃ یونس - ۱۶ (۵) سورۃ یونس - ۱۷ (۶) سورۃ ص - ۵
- (۷) سورۃ الاعراف - ۹ (۸) سورۃ الانفال - ۳۰ (۹) سورۃ یسین - ۹
- (۱۰) سیرت النبی ﷺ جلد اول (۱۱) سورۃ التوبہ - ۳۰
- (۱۲) بعض کتابوں میں طلع کے بجائے اشراق آیا ہے
- (۱۳) سورۃ الحجر - ۹ (۱۵) سورۃ الحج - ۳۹ (۱۶) سورۃ البقرہ - ۲۳۹
- (۱۷) سورۃ الکہف - ۶ (۱۸) سورۃ الاحزاب - ۲۰ (۱۹) سورۃ الحج - ۹